عبد الستار جھنگوی
استاد مدرسہ معمورہ ملتان

امیر المؤمنین، خلیفہ راشد

داماد علیؓ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

فضائل

حضرت حذیفہؓ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میں نے ارادہ کیا کہ اطراف ممالک میں چند افراد بھیج دوں جو لوگوں کو دین کے فرائض اور سُنتیں سکھائیں۔ جس طرح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے حواری بھیجے تھے کہ کسی نے کہا آپ اس کام کے لئے ابوبکرؓ و عمرؓ کو کیوں نہیں بھیج دیتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان سے تو ہر وقت کام رہتا ہے اور بے شک وہ دونوں دین اسلام کے لئے مثل کان اور آنکھ کے ہیں پھر وہ کس طرح مجھ سے جُدا ہو سکتے ہیں۔ (حاکم، ازالۃ الخفاء)

حضرت شفیق کا بیان ہے وہ کہتے ہیں۔ میں نے حضرت حذیفہؓ بن یمان سے سُنا کہ ہم سیدنا عمرؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے کس کو فتنے کے متعلق نبی کی حدیث یاد ہے۔ حضرت حذیفہ کہتے ہیں، میں نے کہا انسان کا فتنہ اس کے اہل و عیال اور مال ہے۔ ان سب کا کفارہ نماز اور صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے ہو جاتا ہے۔ سیدنا عمرؓ نے فرمایا میں تم سے یہ فتنہ نہیں پوچھتا، بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی طرح موجزن ہوگا حضرت حذیفہؓ نے کہا امیر المؤمنین آپ کو اس فتنہ سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیئے کیونکہ آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک بند دروازہ حائل ہے۔ سیدنا عمرؓ نے دریافت کیا وہ دروزہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا حضرت حذیفہؓ نے جواب دیا کھولا نہیں بلکہ توڑا جائے گا۔ سیدنا عمرؓ نے فرمایا کہ ٹوٹ کر کبھی بند نہ ہوگا حضرت حذیفہؓ نے کہا ہاں بے شک ایسا ہی ہوگا۔ شقیق کہتے ہیں ہم نے حذیفہؓ سے پوچھا کہ عمرؓ جانتے تھے کہ دروازہ کون ہے انہوں نے جواب دیا ہاں! خوب جانتے تھے جیسا کہا میں جانتا ہوں کہ کل دن کے بعد رات ہوئی ہے بعد میں حضرت حذیفہؓ سے دریافت کیا گیا کہ دروازہ کون تھا انہوں نے جواب دیا حضرت عمرؓ ہی دروازہ تھے (بخاری، مسلم) یعنی آپؓ کے رخصت ہوتے ہی فتنے کے دروازے کُھل گئے۔

اسلام کا قلعہ

حضرت زید بن وہبؓ سے روایت ہے کہ میں عبداللہ بن مسعودؓ کی خدمت ایک آیت پڑھنے کے لئے گیا انہوں نے مجھے وہ آیت کسی دوسری طرز پر پڑھائی میں نے عرض کی۔ عمرؓ نے تو یہ آیت اس طرح پڑھائی تھی۔ عبداللہ بن مسعودؓ عمرؓ کو یاد کر کے رونے لگے اور فرمایا اسی طرح پڑھا کرو جس طرح عمرؓ پڑھا گئے عمرؓ تو اسلام کا ایک مضبوط قلعہ تھے کہ لوگ اس میں داخل ہو سکتے تھے مگر نکل نہ سکتے تھے جب وہ قتل کر دیئے گئے تو وہ قلعہ ٹوٹ گیا اب لوگ اسلام سے نکل سکتے ہیں۔

بصیرت!

نافع نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ جب بھی کبھی کسی اہم مسئلے میں خیال آرائیاں شروع ہوتی تو آخر کار سیدنا عمرؓ کی رائے سب پر سبقت لے جاتی اور وحی الہٰی اس رائے کی تصدیق کرتی۔ چنانچہ جب آپؓ نے امہات المومنینؓ کے لئے پردے کی بات کی تو سیدہ زینبؓ نے فرمایا کہ ابن خطاب نے اب ہم پر بھی حکمرانی شروع کردی ہے۔ حالانکہ ہمارا گھر وحی کا مہبط ہے اور

واذا سالتموھن متاعاً فاسئلوھن من وراء حجاب،

(اگر تمہیں ازواج مطہراتؓ سے کوئی چیز مانگنی ہو تو آمنے سامنے نہیں بلکہ پردہ کا لحاظ رکھتے ہوئے طلب کرو) حمید بن انس نے سیدنا عمرؓ کا قول نقل کیا ہے۔ تین کاموں میں میری سوچ عین منشائے خداوندی کے مطابق ثابت ہوئی۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے درخواست کی کہ میرا جی چاہتا ہے کہ مقام ابراھیم پہ دو رکعت نماز ادا کروں تو تھوڑی دیر کے بعد واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی آیت نازل ہوئی پھر میں نے ہی سرور دو جہاں ﷺ سے عرض کیا کہ ازواج مطہراتؓ کو پردے میں رہنا چاہیے اس لئے کہ ان مخدرات عصمت کی خدمت میں اچھے بُرے سب ہی طرح کے لوگ حاضر ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔ واذا سالتموھن ایک اور موقعہ پر جب ازواج مطہرات نے نان و نفقہ میں اضافے کا مطالبہ کیا تو میں نے صورت حال سے باخبر ہونے کے بعد ازواج مطہرات سے یہ الفاظ کہے۔ اگر آنحضرت ﷺ نے تمہیں چھوڑ دیا تو عنقریب اللہ پاک تمہارے علاوہ تم سے بہتر بیویاں حضور ﷺ کی زوجیت میں داخل کردے گا تو

عسیٰ ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجاً خیراً منکن

یہ آیت نازل ہوئی۔ اگر آنحضرت ﷺ نے تمہیں چھوڑ دیا تو عنقریب حضور ﷺ کا پروردگار تمہارے علاوہ بہتر بیویاں آنحضرت ﷺ کی زوجیت میں داخل کرے گا۔۔۔

حسن روایت:

سیدنا عمرؓ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ اس وقت کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی چٹائی پہ لیٹے ہوئے تھے اور چٹائی پہ کوئی بستر نہ تھا جس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے پہلو پہ نشان پڑ چکے تھے آپ کے سر کے نیچے چمڑے کا تکیہ تھا جس میں کھجور کا پوست بھرا ہوا تھا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول دعا فرمایئے کہ اللہ پاک آپ ﷺ کی اُمت کو فراخی عطا فرمائے فارس و روم کے لوگ خوشحال بنائے گئے ہیں حالانکہ وہ عبادت نہیں کرتے آپ ﷺ نے فرمایا خطاب کے بیٹے کیا ابھی تو اسی خیال میں ہے کیا تو اس پر راضی نہیں کہ انہیں دُنیا ملے اور ہمیں آخرت (بخاری مسلم) آپ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم اللہ پر بھروسہ کرو جیسا کہ بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تم کو ایسا رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے وہ صبح کو بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کے لوٹتے ہیں (ترمذی)

جب حضرت سعدؓ کو سپہ سالار بنا کر عراق روانہ کیا تو آپؓ نے فرمایا۔ اے سعد کہیں اس بات سے دھوکا نہ کھانا کہ تم رسول اللہ کے ماموں اور صحابی ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ برائی کو بھلائی سے مٹاتا ہے۔ اللہ کے ہاں نسب نام کی کوئی چیز نہیں۔ اطاعت خداوندی کام آتی ہے۔ نبی علیہ السلام کے طریقہ پر نگاہ رکھو جو وقت

بعثت سے زمانہ وفات تک انہوں نے قائم رکھا۔ یہ میری نصیحت ہے اگر تم نے اسے چھوڑ دیا اور منہ موڑا تو تمہارے اعمال بیکار ہیں۔

اقوال زریں

فرماتے تھے تین باتیں بڑی مصیبت ہیں۔ *وہ پڑوسی جو بھلائی دیکھے تو کسی سے نہ کہے اور برائی دیکھے تو کہتا پھرے *وہ عورت کہ اگر تم اس کے پاس جاؤ تو زبان خوب چلائے اور اگر تم اس کے پاس نہ رہو تب بھی اس کی زبان سے بے خوف نہ رہو *وہ بادشاہ کہ اگر تم اس کے ساتھ نیکی کرو تو تعریف نہ کرے اور اگر برائی کرو تو قتل کر دے۔

آپ فرمایا کرتے تھے

*احکام الٰہی کو وہی قائم رکھ سکتا ہے جو شکم سیر نہیں ہوتا اور نہ خواہشات کا اتباع کرتا ہے *بغیر ذکر الٰہی کے زیادہ نہ بولو، ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ سے دور ہوتے ہیں۔ *جو شخص اپنا راز چھپاتا ہے وہ اپنا اختیار اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے۔

(بقیہ از صـ۲۱)

کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ کسی کے مرنے پر تین دن سے زیادہ سوگ منائے اس محرم میں گنجائش کے مطابق وسعت سے کھانا پکائے، روزہ رکھے، عبادت کرے۔ ماہ محرم الحرام میں شادی بیاہ کرنا بلاشک جائز ہے شریعت میں اس کی ممانعت کی کوئی دلیل نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ان ناجائز اور حرام کاموں سے بچنے کی توفیق دے اور حضور نبی اکرم ﷺ اور ازواج و اصحاب رسول علیہم الرضوان کی سچی اتباع نصیب فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

(بقیہ از صـ۱۹)

پھر حکومت کے غنڈوں نے اس فرصت سے استفادہ کرتے ہوئے انہیں گرفتار کر لیا۔ آج تک معلوم نہیں ہوسکا کہ انہیں کہاں لیجایا گیا؟ کیا وہ زندہ ہیں یا شہید کر دیئے گئے ہیں؟ اب ہم تمام باضمیر انسانوں سے خاص طور پر ان حضرات سے جو انقلاب ایران کی محبت اور حمایت کو اپنا جزو ایمان سمجھتے ہیں یہ سوال کرتے ہیں کہ بتائیے؛ ایران میں اہلسنت کے عظیم پیشوا کو کس جرم میں گرفتار کیا گیا؟

(بقیہ از صـ۱۵)

"جشن آزادی" کے بعد بھی یہ گدھے اسی طرح بوجھ اٹھاتے ہیں جس طرح کل اٹھائے پھرتے تھے۔ یہ گدھے جو کل بھی گدھے تھے اور آج بھی گدھے ہیں کہتے ہیں۔ کہ ہم اس وقت بیدار ہوں گے جب "دجال" گدھے پر سوار ہو کر آئے گا۔ یہ گدھے۔ کسی کے منتظر ہیں لیکن بیدار ہو کر یہ گدھے نہیں رہیں گے بلکہ انسان بن جائیں گے۔!